موجِ بہار

دِل کا ایک ایک زخم خنداں ہے
فصلِ گل کا یہ تجھ پہ احساں ہے

زیست دی ہے جو دردِ زیست بھی دے
یہ فسانہ بغیرِ عنواں ہے

قدسیوں کو بھی رشک تھا جس پر
ننگِ انسانیت وہ انساں ہے

کس نے پردہ اٹھا دیا رُخ سے
فرش سے عرش تک چراغاں ہے

شکوہ سنجِ حیات! پھول کو دیکھ!
گو ہے صد چاک پھر بھی خنداں ہے!

ہم نے شکوہ کیا تھا دُنیا کا
کیوں تمہاری نظر پشیماں ہے؟

عشق ازل ہی سے شانہ کش ہے بہار
حُسن کی زلف کتنی پیچاں ہے